OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:5, Issue: 2,July -Sep 2024
DOI:10.51665/al-duhaa.005.02.0273, PP: 33-41

احتکار اور قیمتوں کی روک تھام کا شریعت اسلامی کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Hoarding and Price Control in the Light of Islamic Shariah: A Research Study

Published: 25-08-2024
Accepted: 15-07-2024
Received: 25-06-2024

Muhammad Qasim Umar
Qari at Govt High School Kotli Bala, Dist Mansehra, KPK
Email: molanaqasim097@gmail.com

Riffat Bibi
Islamic Scholar, Surban Colony, Supply Abbottabad, KPK
Email: ahsanabid12342@gmail.com

Anas Hafiz
M.Phil Scholar , Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Email: anasmurtaza500@gmail.com

Abstract

This paper provides a comprehensive analysis of Islamic perspectives on hoarding and price control, two pivotal issues in economic systems. Hoarding, defined as the deliberate stockpiling of essential goods to create artificial shortages and inflate prices, is unequivocally prohibited in Islam due to its adverse effects on social justice, economic stability, and moral integrity. Grounded in Islamic teachings, particularly Hadith, the prohibition emphasizes the detrimental consequences of hoarding, including its disproportionate impact on the poor, disruption of market equilibrium, and contribution to moral decay. The study further explores the roles of the government, traders, and public awareness in curbing hoarding practices to foster a fair and equitable economic environment.Regarding price control, the paper acknowledges the absence of explicit Islamic rulings on government intervention in setting prices. However, it underscores the necessity of such measures in cases of market distortions, such as hoarding or unfair competition. While price control can offer significant benefits, such as enhancing the affordability of essential goods for vulnerable populations, it may also lead to unintended consequences, including artificial shortages and reduced market efficiency. The paper concludes that while hoarding must be rigorously addressed, the economic system should strive to balance social justice and economic stability. Government intervention, when applied judiciously, can play a critical role in mitigating market disorders and ensuring equitable access to resources. This study contributes to the discourse on Islamic economics by highlighting the ethical and practical dimensions of hoarding and price control, offering insights for policymakers, scholars, and

CC BY

practitioners.

Keyword: *Hoarding in Islam, price control, Islamic economics, social justice, economic stability, market ethics, government intervention, Hadith on hoarding, fair trade, market distortions, Islamic teachings*

تمہید:

ذخیرہ اندوزی اور قیمتوں کی روک تھام معاشی نظام کے دو اہم پہلو ہیں۔اسلام نے ان دونوں کے بارے میں واضح ہدایات فراہم کی ہیں جو نہ صرف معاشی استحکام بلکہ سماجی انصاف کو بھی یقینی بناتے ہیں ۔ فقہی اصطلاح میں ذخیرہ اندوزی کو احتکار کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک شخص ضرورت کی اشیاء کو بڑی مقدار میں جمع کر کے مصنوعی قلّت پیدا کرتا ہے پھر اسے مہنگے داموں فروخت کرتا ہے۔ قیمتوں کی روک تھام سے مراد حکومت کسی چیز یا خدمت کی قیمت مقرر کرے تاکہ مارکیٹ میں مصنوعی قلّت پیدا کرنے سے روکا جائےاور تمام شہریوں کو ضرورت کی اشیاء تک یکساں رسائی حاصل ہو۔

احتکار کی تعریف:

احتکار کی لغوی معنی ہیں: ”حبس الطعام للغلاء [1] "کھانے کی چیزوں کو مہنگا کرنے کے لیے روکنا۔

اصطلاح میں: ” المراد به حبس الاقوات میربصا للغلاء[2] "

"هو ان يشيرى الطعام فى وقت الغلاءللتجارة ولا يبيعه فى الحال بل يدخره ليغلو ثمنه"[3]

احتکار کا مطلب یہ ہے کہ ضروری اشیائے خورد ونوش کو مارکیٹ سے روک کر مصنوعی قلّت پیدا کرنا تاکہ بازار میں اشیاء کی رسد کم سے کم ہو اور مانگ وطلب زیادہ سے زیادہ ہو جائے تو قیمتوں میں اضافہ کر کے مہنگے داموں بیچا جائےاور زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جائے جبکہ عام لوگوں کو اس سے مشکلات پیدا ہوں اور وہ تنگی اور پریشانی محسوس کریں۔

اسلامی تعلیمات میں احتکار کو انتہائی ناپسندیدہ اور غیر اخلاقی عمل قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ معاشرے کے افراد کے درمیان مساوات اور انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے۔

قیمتوں کی روک تھام کا مفہوم:

قیمتوں کی روک تھام کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کسی چیز یا خدمت کی قیمت مقرر کرتی ہے۔یہ ایک ایسی اقتصادی تدبیر ہے جس کا مقصد اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کو روکنا، مہنگائی پر قابو پانا اور عوام الناس کو سستی اشیاء فراہم کرنا ہے۔

بنیادی سوالات:

- احتکار کا شرعی کیا ہے؟
- احتکار کا تحقق کن اشیاء میں متحقق ہوتا ہے؟
- احتکار کے معاشی اور معاشرتی اثرات کیا ہیں
- قیمت کے تعین میں شریعت کا نقطہ نظر کیا ہے؟

احتکار کی ممانعت سے قرآن کریم کی روشنی میں:

قرآن کریم میں مسلمانوں کو معاملات میں عادلانہ روش اختیار کرنے اور تجارت میں حلال طریقے سے نفع کمانے کا حکم دیا ہےاور باطل طریقے سے نفع کمانے سے منع کرتے ہوئے ذخیرہ اندوزی کو انتھائی ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے کہ یہ عمل لالچ و

خود غرضی اور دوسروں کی ضروریات کو نظرانداز کرنے کی علامت ہے۔

"یا ایھاالذس امنوا لایاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون بجارۃ عن یراض منکم"[4]

ترجمہ: اے ایمان والو باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ البتہ یہ ہو کہ تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔

"ویؤیرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ومن یوق سح نفسہ فاؤلئک ھم المفلحون"[5]

ترجمہ: اور وہ مسلمان دوسرون کو اپنی جانون پر ترجیح دیتے ہیں چاہے خود کتنی ہی تنگی میں ہوں اور جو اپنے نفس کی لالچ سے بچالیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

اس آیت کریمہ میں لالچ اور خود غرضی کی مخالفت اور سخاوت کی تعلیم دی گئ ہے جو دوسروں کی مدد کی ترغیب ہے اور ذخیرہ اندوزی کے برعکس ہے۔

"قال یررعون سبع سنس داںا فما حصیم فذروہ ىی سنبلہ الا قلیلا مما یاکلون"[6]

ترجمہ: حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سات سال تک لگاتار کاشت کرو اور جو کچھ تم کاٹو تو اسے خوشوں میں ہی رکھو سوائے اس کے جو تم کھانے کے لیے نکالو۔

اس آیت کریمہ میں عوام الناس کے فائدے کے لیے حکمت عملی بیان کی گئی ہے ذخیرہ اندوزی کے بجائے دانائی اور منصوبہ بندی کے ساتھ اناج کو اس طرح سے محفوظ کیا جائے تاکہ سخت ترین حالات میں لوگوں کو فائدہ پہنچایا جاسکے تو یہ عمل احتکار کے زمرے میں نہیں آتا۔

"قل ان رںی یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر لہ وما انفقیم من سیء فھو یحلفہ وھو خیرالرازقس"[7]

ترجمہ: آپ فرمادیجئے بے شک میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے رزق تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہ اس کا عوض دیگا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اس بات کی وضاحت کی گئ ہے کہ رزق کی تقسیم اور اس کا انتظام اللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت اور اسکی مشیت کے مطابق ہے۔ اور ساتھ ساتھ اس بات کی بھی تعلیم دی گئ ہے کہ اگر کوئ شخص کسی ضرورت مند کی مدد کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی اس خرچ شدہ مال کے عوض بہتر رزق عطا فرمائیں گے لہٰذا رزق کی کمی کے خوف سے یا ضرورت کی اشیاء کو زیادہ نفع حاصل کرنے کی غرض سے مارکیٹ سے روک کر ذخیرہ اندوزی کرنے کے بجائے انسان کو دوسروں کی مدد اور ان کے ساتھ تعاون کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

"و ىی السماء رزقکم وما توعد ون"[8]

ترجمہ: اور تمہارا رزق آسمانوں میں ہے اور وہ چیز بھی وہیں ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں السماء سے مراد لوح محفوظ ہے۔ یعنی تمہارا رزق اور ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے۔ یعنی اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا جارہا ہے کہ رزق اللہ سبحانہ وتعالی کی مشیت، اس کے فیصلے اور مرضی کے مطابق ہر انسان کو ملتا ہے۔ اور رزق میں کمی وزیادتی بھی اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔ کسی انسان کو اس میں مداخلت کا کوئی حق

نہیں ہے۔ لہٰذا زیادہ نفع حاصل کرنے کی غرض سے مال کا ذخیرہ کرنے اور عوام الناس کو ضرورت کی اشیاء سے محروم کرنے کے بجائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہونا چاہیے۔

"ولا یاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون[9]"

ترجمہ: اور تم اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ ان کو حاکموں تک پہنچاؤ تاکہ تم کھا جاؤ لوگوں کے اموال میں سے کچھ حصہ ناحق اور تم جانتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں حرام طریقے سے مال کے حصول اور استعمال کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔ حصول مال کے بعض طریقے شرعاً حرام، ناجائز اور باطل ہیں جن کے زریعے مال حاصل کرنا ممنوع ہے۔ اور آیت کریمہ کے الفاظ میں عموم ہے کہ باطل اور ناجائز طریقے سے مال نہ کھاؤ تو اس باطل طریقے میں چوری، ڈاکہ، غصب، سود، قمار، رشوت اور قیمتوں میں اضافے کی غرض سے ضرورت کے اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کرنے کے ساتھ ساتھ مال کمانے کا ہر وہ ذریعہ جس کو شریعت اسلامی نے ممنوع قرار دیا ہے شامل ہیں۔

احتکار سے متعلق احادیث:

"عن سعید بن المسیب عن معمر بن ابی معمر احد بنی کعب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتکر الا خاطئ[10]"

ترجمہ: سعید بن المسیب روایت نقل کرتے ہیں کہ معمر بن ابی معمر جو بنو کعب میں سے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ گناہگار ہی احتکار کرتا ہے۔

"قال معمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فھو خاطئ[11]"

ترجمہ: حضرت معمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجالب مرزوق والمحتکر ملعون[12]"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جالب (اپنے شہر میں تجارت کے لیے دوسرے شہر سے مال لانے والا) کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں لوگوں کی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے سہولت فراہم کرنے اور حلال طریقے سے تجارت کرنے کو پسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے اور ذخیرہ اندوزی کی مذمت کی گئی ہے۔ مطلب اس حدیث مبارکہ کا یہ ہے کہ تجارت کی غرض سے سامان تجارت اور لوگوں کی ضرورت کی اشیاء کا مارکیٹ میں لانے والا شخص عام لوگوں کی ضروریات زندگی پوری کرنے میں معین ومددگار بنتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس عمل کی وجہ سے اس کی تجارت وکاروبار میں برکت عطا فرماتے ہیں اور اس تجارت کے زریعے اسے رزق بھی دی جاتی ہے۔ اور محتکر (ذخیرہ اندوز) ضرورت کی اشیاء کو مارکیٹ میں لانے سے روکے رکھتا ہے جس سے عام لوگ تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہ لوگوں کی مجبوری سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھاتے ہوئے قیمت بڑھا کر مہنگے داموں فروخت کرتا ہے تو اسکا یہ عمل انتھائی شنیع، قابل مذمت اور موجب لعنت ہے جسکی وجہ سے ایسا شخص بھی مستحق لعنت ٹھہرتا ہے۔

" عن معاذ ابن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئس العبد المحتکر اذارخص اللہ الاسعارحزن غلا فرح[13]"

ترجمہ: معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین شخص ذخیرہ اندوزی کرنے والا ہے۔جب اللہ سبحانہ وتعالی قیمتیں کم کر دیتا ہے تو وہ غمگیں ہوتا ہے اور جب بڑھا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ میں محتکر (ذخیرہ اندوز) کو بدترین شخص کہا گیا ہے کیوں کہ یہ ایسا شخص ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی کی رحمت یعنی ضرورت کی اشیاء کی فراوانی اوراس کی قیمتوں کی کمی کی وجہ سے ناراض اور غمگیں ہوتا ہے۔ معاشرے کی بھلائی پر اسے کوئی خوشی نہیں ہوتی بلکہ یہ ذاتی مفاد کو معاشرتی مفاد پر ترجیح دیتا ہے جب قیمتوں میں کمی ہوتی ہے اور ضرورت کی اشیاء تک عام لوگوں کو رسائی حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے تو یہ غمگیں ہو جاتا ہے۔اور جب اشیاء کی نرخ و قیمت بڑھ جاتی ہے تو ایک طرف عوام الناس کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے اور انہیں ضرورت کی اشیاء تک رسائی نہیں ہوتی تو وہ تنگی اور مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ دوسری طرف محتکر (ذخیرہ اندوز) مال کی حرص ولالچ کی وجہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کی امید پر خوش ہو جاتا ہے۔چونکہ یہ عمل ایک مسلمان کی شان کے خلاف ہے تو اسکی مذمت کرتے ہوئے محتکر کو بدترین شخص قرار دیا گیا ہے۔

” عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس اتقوا اللہ واجملو افی الطلب فان نفسا لن یموت حیی تستوفی رزقھاوان ابطا عنھا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب خذوا ما حل ودعوا ما حرم[14]"

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس رزق کے حصول میں کچھ دیر ہو جائے چنانچہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو ۔جو حلال ہے وہ لے لو اور جو حرام ہے وہ چھوڑ دو۔

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول رزق کے سلسلے میں تقویٰ اور اعتدال کی تعلیم دی ہے انسان اس بات کا یقین رکھے کہ اس کا رزق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے طے شدہ ہے اور جب تک اپنا رزق پورا نہیں کر پاتا اسے موت نہیں آئیگی لہٰذا انسان کو حصول رزق کے لیے حلال اور جائز طریقے اختیار کرنا اور باطل و ناجائز ذرائع (احتکار وغیرہ) سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

” عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکرعلی المسلمین طعامھم ضربہ اللہ بالجزام والافلاس[15]"

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مسلمانوں پر کھانے پینے کی اشیاء میں احتکار کرتا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے جزام (کوڑھ) کے مرض اور افلاس میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتکار کرنے والے کے لیے سخت وعید سنائی ہے کہ محتکر کو دنیا میں ہی دو طرح کا عذاب دیا جاتا ہے جسمانی طور پر اسے جزام (کوڑھ) کی بیماری مین مبتلاء کر دیا جاتا ہے اور مالی طور پر افلاس غربت

و تنگ دستی اور محتاجی اس پر مسلط کر دی جاتی ہے۔اور اتنی سخت وعید انہی مسائل میں ہوتی ہے جو انتہائی ناپسندیدہ قابل ترک یا حرام ہوں لہٰذا ان احادیث سے احتکار کی حرمت بھی ثابت ہوتی ہے اور یہ سبق بھی ملتا ہے کہ دنیاوی خواہشات کی خاطر عوام الناس کو تکلیف دینا اور ان کے لیے مشکلات کا پیدا کرنا اخلاقی جرم ہی نہیں بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا سبب بھی ہے۔

احتکار کا تحقق :

حضرات فقہاء کرام اس بات پر متفق ہیں کہ احتکار کا تحقق اشیاء خورد و نوش اور اقوات بہائم میں ہوتا ہے جس سے عوام الناس کو ضرر و تکلیف پہنچے اور وہ تنگی و پریشانی محسوس کریں۔

البتہ اشیاء خورد و نوش اور اقوات بہائم کے علاوہ دوسری اشیاء میں احتکار متحقق ہوتا ہے یا نہیں ؟اس میں حضرات فقہاء کی آراء مختلف ہیں ۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ ضرر معہود و متعارف کا اعتبار کرتے ہوئے فرماتے ہیں" وبخصیص الاحتکار بالاقوات کالحنطة والشعیروالتبن والقت"[16] کہ اشیاء خورد و نوش اور اقوات بہائم کے علاوہ دیگر اشیاء میں احتکار ممنوع نہیں۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ ضرر حقیقی کا اعتبار کرتے ہیں تو ان کے نزدیک ضرورت کی ہر چیز میں احتکار متحقق ہوتا ہے اگر چہ وہ سونا، یا چاندی یا کپڑا ہی کیوں نہ ہو۔" کل ما اضر بالعامةحبسه فهو احتكار وان كان ذهبا او فضة اوثوبا"[17] جبکہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں"لا احتکار فی الثیاب"[18] کہ کپڑوں میں احتکار نہیں ہوتا اس لیے کہ قوام بدن کا تعلق غذا سے ہے کپڑے سے نہیں۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ احتکار ضرورت کی ہر چیز میں متحقق ہوتا ہے لیکن اسکی ممانعت اسی صورت میں ہو گی جب اسکے روکے رکھنے سے لوگوں کو ضرر لاحق ہو اور وہ تکلیف میں مبتلا ہو کر تنگی اور پریشانی محسوس کریں بصورت دیگر ممانعت نہیں ہو گی۔

احتکار کے معاشی اثرات :

ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے اشیاء کی مصنوعی قلّت پیدا ہوتی ہے جس سے بازار میں رسد کم اور طلب زیادہ ہونے کی وجہ سے قیمتیں بڑھ جاتی ہیں جس سے غریب اور متوسط طبقہ شدید متاثر ہوتا ہے اور بنیادی ضرورت کی اشیاء کی قیمت بڑھنے سے شدید مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں جبکہ کچھ افراد زمیندار یا تاجر کمپنیاں ناجائز طور پر محفوظ کردہ اشیاء پر زیادہ منافع اٹھاتے ہیں۔

معاشرتی اثرات :

احتکار معاشرتی ناانصافی اور عدم اعتماد کو فروغ دیتا ہے۔لوگ اپنے وسائل کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے اجتماعی بھلائی کا عنصر ناپید ہو جاتا ہے جو اقتصادی ترقی میں صرف رکاوٹ ہی نہیں بلکہ معاشرتی عدل و ہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

دور حاضر میں احتکار کی مروجہ صورتیں :

موجودہ دور میں احتکار کی مختلف صورتیں ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں جن کا صرف اور صرف یہی مقصد ہوتا ہے کہ مصنوعی طور پر قلّت پیدا کر کے قیمتوں کو بڑھایا جائے جن کی چند صورتیں درج ذیل ہیں۔

اشیاء خورد و نوش کا احتکار : یہ صورت سب سے عام ہے کہ مارکیٹ سے گندم چینی دالیں اور دیگر اشیائے خورد و نوش مصنوعی طور پر ناپید کی جاتی ہیں تاکہ ان کی قیمتیں بڑھائی جاسکیں۔

داواؤں کا احتکار : بسا اوقات دواساز کمپنیاں بعض ایسی دوائیں جن کی مانگ زیادہ ہوتی ہے (پیناڈول وغیرہ) بازار میں ان کا رسد کم کر دیتے ہیں تاکہ قیمت بڑھ جائے۔

پٹرولیم مصنوعات کا احتکار:

پٹرولیم کمپنیاں بھی پٹرول کی مصنوعی قلّت پیدا کرتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ان تمام صورتوں میں عام لوگوں پر اس کا بوجھ پڑتا ہے۔

احتکار کے سد باب کے لیے عملی تجاویز:

احتکار ایسی سماجی اور اقتصادی خرابی ہے جس سے معاشرے کا ہر فرد اور ہر طبقہ متاثر ہوتا ہے اس سے نمٹنے کے لیے کچھ تجویز پیش کی جاتی ہیں۔

قوانین کا نفاذ: احتکار کے خلاف ایسے سخت قوانین بنائے جائیں جو اسکے سد باب کے لیے موثر ہوں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔

بازار کی نگرانی کی جائے اور محتکرین کو سزا دی جائے۔

اشیاء کی قیمتوں کو اعتدال پر لانے کے لیے سبسڈی دی جائے۔

عوامی تقسیم کے نظام کو اس طور پر مرتب کیا جائے کہ لوگوں کو سستی اشیاء بآسانی دستیاب ہو سکیں۔

مصنوعات کی قیمتوں کا سرکاری نرخنامہ مارکیٹ میں آویزاں کیا جائے تاکہ لوگون کو اسل قیمت جاننے مین سہولت ہو۔

سماجی سطح پر اقدامات:

لوگوں کو احتکار کی خرابیوں کے بارے میں آگاہی دی جائے تاکہ احتکار سے پاک معاشرہ وجود میں آئے۔

ممبر و محراب سے احتکار کے رزائل اور نقصانات لوگوں کے سامنے بیان کیے جائیں۔

سماجی تنظیمیں احتکار کے سد باب کے لیے پر زور مہم چلائیں۔

انفرادی اور اجتماعی سطح پر احتکار کرنے والوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

قیمتوں کی روک تھام اور تعین:

شریعت اسلامی میں بلاضرورت مارکیٹ میں مداخلت کرنے اور قیمتوں کے تعین کرنے سے منع کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک معاملہ اسی نوعیت کا پیش آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی گئی کہ ہمارے لیے اشیاء کی قیمت مقرر فرمادیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت کا تعین نہیں فرمایا اور ارشاد فرمایا:

" ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجو الھی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمةفی دم ولا مال[19]"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے کبھی کم کر دیتا ہے کبھی زیادہ کر دیتا ہے وہی روزی دینے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے جان یا مال میں کسی ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

تاہم بعض اوقات جب مارکیٹ میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جائے اور کنٹرول ریٹ مقرر کیے بغیر لوگوں کا ضرر دور کرنا

اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنا مشکل ہو جائے تو حکومت وقت کو شرعی اصولوں کے مطابق قیمتوں کی روک تھام کے لیے مارکیٹ میں مداخلت کرنے کی اجازت دی گئی ہے:

" فان کان ارباب الطعام یتحکمون ویتعدون عن القیمۃتعدیا فاحشا وعجز القاصی عن صیانۃ حقوق المسلمس الا بالتسعیر فحینئذ لا باس بہ بمشورۃ من اھل الرای والبصیرۃ"[20]

ترجمہ: اور اگر غلہ کے مالکان قیمتوں میں تحکم اور تجاوز فاحش کریں اور قاضی قیمتوں کے تعین کیئے بغیر مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کرنے سے عاجز ہو جائے تو اس وقت اہل رائے واہل بصیرت لوگوں کے مشورے سے قیمت مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

توحکومت وقت ایسے وقت میں اشیاء کی کنٹرول ریٹ مقرر کرے تاکہ اشیاء کی قیمتوں میں اعتدال پیدا ہو نہ قیمت اس قدر گھٹے کہ تاجروں کا نقصان ہو اور نہ اس قدر بڑھے کہ عام لوگوں کی قوت خرید سے زیادہ ہو جائے۔اس سے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور دفع ضرر بھی ممکن ہو سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص بازار میں مارکیٹ ریٹ سے کم میں بیچ رہا تھا تو آپ نے اسکو منع فرمایا:

" ان عمر س الخطاب مر بحاطب س ابی بلتعۃ وھو یبیع زبیبالہ بالسوق فقال لہ عمر س الخطاب اما ان یریدفی السعر واماان یرفع اسواقنا"[21]

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب وہ بازار میں ان کو کشمش بیچ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ یا تو قیمت بڑھادو یا ہمارے بازاروں سے اٹھادو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بازار کی قیمتوں میں اعتدال کے لیے حکومت وقت کو مداخلت کرنی چاہیئے تاکہ اشیاء کی قیمتیں معتدل رہیں عوام کی ان تک رسائی ہو سکے اور تاجروں کا نقصان بھی نہ ہو۔

نتائج البحث:

- ذخیرہ اندوزی کرنا حرم ہے قرآن وحدیث میں اس کی مذمت کی گئی ہے اس لیے کہ اس سے غریب اور متوسط طبقہ متاثر ہوتا ہے۔
- احتکار کا تحقق اشیاء خوردونوش اور اقوات بہائم میں ہوتا ہے۔
- احتکار کے حرام اور ممنوع ہونے کی حکمت لوگوں کو ضرر اور تکلیف سے بچانا ہے۔
- احتکار نہ صرف اقتصادی ترقی میں رکاوٹ ہے بلکہ معاشرتی عدل وہم آہنگی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔
- جب تاجر مجموعی طور پر قیمتوں کو اتنا بڑھادیں کہ عوام کو ضرر لاحق ہو تو قیمتوں کو اعتدال پر لانے کے لیے روک تھام کرنا اور کنٹرول ریٹ مقرر کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] معجم التعریفات للعلامہ علی بن محمد سید شریف الجرجانی۔ صفحہ نمبر 13 دار الفضیلہ

[2] العنایہ۔ شرح الھدایہ۔ محمد بن محمد محمود اکمل الدین الرومی البابرتی۔ صفحہ نمبر 1976۔ دار الفکر

[3] شرح الکامل علی الصحیح المسلم للنواوی باب تحریم الاحتکار فی الاقوات جلد 2 صفحہ 31 قدیمی کتب خانہ الطبع الثانیہ 3

[4] سورۃ النساء آیت نمبر: 29

[5] سورۃ الحشر آیت نمبر: 9

[6] سورۃ یوسف آیت نمبر: 47

[7] سورۃ سبا آیت نمبر 39

[8] سورۃ الذاریات آیت نمبر: 22

[9] سورۃ البقرۃ آیت نمبر : 188

[10] سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی النھی والحکرہ رقم الحدیث 3447 دار الکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الخامسہ 1443ھ

[11] سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب الاحکرہ والجلب رقم الحدیث 2153 مکتبہ رحمانیہ

[12] باب التحریم الاحتکار فی الاقوات جلد 2 صفحہ نمبر 31 قدیمی کتب خانہ طبع دوم 1375ھ الصحیح المسلم

[13] الجامع لشعب الایمان فصل فی ترک الاحتکار رقم الحدیث 10702 جلد 7 صفحہ نمبر 512 مکتبۃ الرشد طبع اولی 2003ء

[14] سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب الحکرہ والجلب رقم الحدیث 2144 مکتبہ رحمانیہ

[15] سنن ابن ماجہ ابواب التجارات باب الحکرہ والجلب رقم الحدیث 2155 مکتبہ رحمانیہ

[16] الھدایہ کتاب الکراھیہ فصل فی البیع جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 474 مکتبہ رحمانیہ

[17] الھدایہ کتاب الکراھیہ فصل فی البیع جلد 4 صفحہ نمبر 447 مکتبہ احمانیہ

[18] الھدایہ کتاب الکراھیہ فصل فی البیع جلد 4 صفحہ 447 مکتبہ رحمانیہ

[19] سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی التسعیر،، دار الکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الخامسہ 1443ھ، رقم الحدیث 3451 صفحہ 551

[20] الھدایہ کتاب الکراھیہ فصل فی البیع جلد 4 صفحہ 475 مکتبہ رحمانیہ

[21] موطا مالک کتاب البیوع باب الحکرہ وتربص ، صفحہ 414 مکتبہ الفاروقیہ ملتان